السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکی کی شادی بالغ ہوجانے پر ہوئی ہے۔ عرصہ تقریباً تین برس ہوتا ہے۔ شادی کے قبل یہ معلوم ہوا کہ لڑکا نامرد ہے تو اس سے پوچھا گیا کہ تم نامرد ہو یا نہیں اس نے کہا نہیں یعنی اس کے کہنے پر شادی کردی گئی۔ دو چار مہینے بعد تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ لڑکا نامرد ہے۔ لڑکی اپنے سسرال جاتی ہے۔ تو اس سے اس کا شوہر ناراض رہتا ہے۔ اور شوہر کی ماں بھی رخ نہیں کرتی ہے۔ لہذا عورت کا سسرال میں نباہ نہیں ہوسکتا ہے اب لڑکی طلاق چاہتی ہے تو اگر شوہر طلاق نہ دے اور پنچایئت بھی طلاق نہ دلوایئں تو قرآن وحدیث سے طلاق دلوانا چاہیے یا نہیں جواب قرآن وحدیث سے ہونا چاہیے؟ (ضمیر الحق سوداگر چیر کنڈا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نکاح سے غرض فریقین کی رفع ضرورت خاصہ ہے۔ اس لئے فرمایا

... وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ ... سورة البقرة ٢٢٨

(پس جو شخص نکاح کے قابل نہیں اگر ثابت ہوجائے کہ نکاح سے پہلے ہی قابل نہ تھا تو اس سے عقد نکاح صحیح نہیں۔ کیونکہ وہ اہل نہیں ایسے نکاح میں طلاق کی حاجت نہیں۔ واللہ اعلم۔ (اہلحدیث 10 اگست 1933ء

شرفیہ

میں کہتا ہوں کہ قبل نکاح اس کا ناقابل ثابت ہونا کیسے معلوم ہو۔ یہ صرف محض مدعی کے دعویٰ ہی سے ثابت نہ ہوگا۔ بلکہ تحقیق و تجربہ سے ثابت ہوگا۔ جس کا ذکر آثار صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں ہے وہ یہ ہے۔ کہ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ووغیرہم سے ثابت ہے۔

اما اثر عمر فعند عبد الرزاق والد دار قطنی من روایہ سعید بن المسیب قال قضی عمر فی العنین ان یوجل سنۃ رای للعلاج واخرج ابن ابی شیبہ من وجہ اخرئک سعید واخرجہ محمد بن الحسن فی الاثار عن حنیفہ عن اسماعیل بن مسلم عن الحسن بن عمر قال اتت امراۃ فذکر القصۃ فلما مضی الحول خیرہا فاختارت نفسھا ففرق بینھما واخرجہ ابن ابی شیبۃ من وجہ اخراحسن عنہ عن الحسن عن عمر یوجل العنین سنۃ فان وصل الیھا ؑ نہ فرشنھیا ومن طریق الشعبی ان عمر کتب الی شریح ان یوجل العنین سنۃ من یوم یرفع الیہ فان استطاعھا والافخیرہا

واما علی رضی اللہ عنہ فاخرجہ عبد الرزاق من طریق یحی الجزاء عنہ واخرجہ ابن ابی شیبہ من طریق الضھاک عنہ والاسنادان الضعیفان

واما ابن مسعود رضی اللہ عنہ فااخرجہ عبد الرزاق وابن ابی شیبۃ ودار قطنی من طریق حسین بن قبیصہ عنہ قال یوجل العنین سنۃ فان جامع والافرق بینھما وفی الباب عن المغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ انی اجل العنین سنۃ اخرجہ ابن ابی شیبہ ودار قطنی وزادفی روایہ من یوم رافعہ من طریق الشعبی والنخعی وابن المسیب وعطائ والحسن قالوا یوجل العنین سنۃ انتھی مافی الدرایۃ تخریج الھدایۃ للحافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ص ٢٣٢ آ ٢٣١

پس ان آثار سے ثابت ہوا کہ صحیح جواب یہ ہے کہ ایسے مقدمات میں جس دن سے مرافعہ حاکم قاضی وجج مسلم کے پاس جاوے۔ اسی دن سے شوہر کو ایک سال کی مہلت اپنا علاج کرنے کے لئے دی جائے۔ اس مدت میں اگر وہ قابل جماع ہوجائے۔ تو نکاح باقی رہے گا۔ ورنہ عورت کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ اس کے عقد میں رہے یا فسخ نکاح کو اختیار کرے۔ یا حاکم ہی فسخ نکاح کا حکم جاری کردے۔

تشریح مفید

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کا نکاح اس وقت ہوا تھا جس وقت وہ نابالغ تھا۔ اس کے وارثوں نے نکاح قبول کیا تھا۔ جب وہ شخص بالغ ہوا تو وہ عنین نامرد نکلا۔ جو عورت کے قابل نہیں ہے۔ اب اس عورت واسطے شرع شریف سے کیا حکم ہے۔ آیا اس کی وہ عورت بیٹھی رہے یا دوسرا نکاح کرے۔ اور جو اس شخص سے کہا جاتا ہے کہ تو اس کو طلاق دے۔ تو وہ اجہل طلاق دینے سے انکار کرتا ہے۔ جیسا کچھ حکم شرع شریف سے ہو ویسا ہی کیا جاوے؟

الجواب۔ صورت مسئولہ میں اس عورت کو چاہیے کہ حاکم وقت کے یہاں اس امر کی درخواست کرے۔ کہ میرا شوہر عنین ہے پھر وہ حاکم موافق فتویٰ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے اس کے شوہر کو علاج کرنے کے لئے ایک برس کی مہلت دلوے اگر اس کا شوہر اس ایک برس کے اندر اچھا ہوگیا۔ فبہا ورنہ وہ حاکم اس عورت اور اس کے شوہر میں تفریق کردے۔ پھر بعد تفریق کے وہ عورت اپنا دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ درایہ تخریج ہدایہ صفحہ 231 میں لکھتے ہیں۔

اما عمر فعند عبدالرزاق والدار قطني من رواية سعيد بن المسيب قال قضى عمر في العنين ان يوجل سنة واخرجه ابن ابي شيبه من وجه اخر عن سعيد واخرجه محمد بن الحسن في الاثار عن ابي حنفيه رحمة الله عليه عن اسماعيل بن مسلم عن الحسن عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (الیٰ قولة) واخرجه ابن ابي شيبه من وجه اخر احسن عنه عن الحسن عن عمر يوجل العنين سنة فان وصل اليها والا فرق بينهما ومن طريق الشعبي ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ كتب الیٰ شريح ان يوجل العنين سنة من يوم يرفع اليه فان استطاعها والا فخيرها الی قوله واما ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاخرجه عبدالرزاق وابن ابي شيبه والدار قطني من طريق حصين بن قبيصه عنه قال يوجل العنين سنة فان جامع والا فرق بينهما وفي الباب عن المغيره بن شعبه اني اجل العنين سنة اخرجه ابن ابي شيبة والدار قطني وزاد في رواية من يوم رافعته ومن طريق الشعبي والنخعي وابن المسيب وعطاء والحسن قالوا يوجل العنين سنة انتهى

كتبہ محمد عبدالرحمٰن ۔ المبارک فوری ۔ سید محمد نزیر حسین دیلوی فتاویٰ نزیریہ جلد دوم ص 1629)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد 2 ص 211

محدث فتویٰ